بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث نبوی بھی وحی الٰہی ہے

عبدالرشید عراقی

منکرین حدیث کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ حدیث نبوی ﷺ حجت نہیں۔ قرآن مجید حجت ہے۔ حدیث کا احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان کا یہ اعتراض قابل قبول نہیں۔ حالانکہ جس طرح قرآن مجید حجت ہے۔ اور قرآن مجید کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اور قرآن مجید کے احکامات پر عمل کئے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح حدیث کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اور حدیث کے احکامات پر عمل کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ کہ قرآن مجید ایک واضح کتاب ہے۔ اس میں کوئی غموض وخفا نہیں ہے۔ اس کے اکثر احکامات' مجمل اور کلیات کی شکل میں ہیں۔ ان تمام احکامات کی تشریح و توضیح آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و عمل سے فرمائی ہے۔

قرآن مجید نے اپنے ماننے والوں سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے قول و فعل کو عین دین سمجھا جائے۔ اور آپ کے طرز زندگی کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ طریقہ حیات تسلیم کریں۔

قرآن مجید کا اعلان ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران۔ ۳۱)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اور دوسری جگہ واضح الفاظ میں فرمایا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر و ذکر اللہ

کثیرا (الاحزاب - ۲۱)

تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کے طرز زندگی میں بہترین نمونہ ہے اس کیلئے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور آخرت کے دن کی اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔

اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات کو تسلیم کرنا مدار ایمان قرار دیا ہے۔ اور واضح الفاظ میں یہ اعلان فرمایا۔

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا" مما قضیت ویسلموا تسلیما (النساء ۶۵)

تیرے رب کی قسم وہ لوگ ہرگز اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تجھ کو منصف نہ مانیں۔ ان جھگڑوں میں جو ان کے درمیان پیدا ہوتے ہیں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں تنگی آپ کے فیصلہ کی وجہ سے اور سربسر تسلیم کرلیں۔

اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں اس کی نشان دہی کی ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ کی ہر حالت میں اطاعت کی جائے۔ اور رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا ہے اور قرآن مجید میں کئی جگہ اطیعوا اللہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کا بھی حکم دیا ہے۔

واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون (آل عمران - رکوع ۱۴)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو' تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (محمد - رکوع ۴)

مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو' اور رسول کی اطاعت کرو'

واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واحذروا فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلٰغ المبین (مائدہ - رکوع ۱۲)

اور اللہ کی اطاعت کرو' اور رسول کی اطاعت کرو' اور ڈرو' پھر اگر تم رو گردانی کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف پوری تبلیغ ہے۔ (یعنی منوانے کی ذمہ داری اس پر نہیں ہے۔)

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون (انفال۔ رکوع ۳)
اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو' اور اس سے منہ نہ موڑو' حالانکہ تم سنتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے رسول کی بعثت کا مقصد ہی یہ بتایا ہے کہ بحکم خدا اس کی اطاعت کی جائے۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء۔ ۶۴)

ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے۔ اسی لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے۔

اور رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کہا گیا ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء۔ ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے رسول کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ

و من عصانی فقد عصی اللہ (مسلم)

جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اطاعت کے ان احکام میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام اقوال وافعال داخل ہیں۔ جو آپ نے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ارشاد فرمائے۔ یا ان پر عمل کیا۔ اس لئے کتاب اللہ کی طرح ان کی حیثیت بھی قانون کی ہے اور مسلمانوں کے لئے کتاب اللہ ہی کی طرح واجب العمل ہیں اور رسول کی اطاعت کا مقام اس لئے ہے کہ

ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (النجم۔ ۳۔ ۴)

وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ جو بولتا ہے۔ وہ خدا کی وحی ہوتی ہے جو اس پر بھیجی

جاتی ہے۔

اس بات کا اقرار مستشرقین یورپ نے بھی کیا ہے۔ مسٹر طامن کارلائل لکھتے ہیں۔

محمد ﷺ ایک سرگرم اور پرجوش ریفارمر تھے جن کو خدا نے گمراہوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا تھا۔ ایسے شخص کا کلام خود خدا کی آواز ہے۔ محمد ﷺ نے انتھک کوشش کے ساتھ حقانیت کی اشاعت کی اور زندگی کے آخری لمحے تک اپنے مقدس مشن کی تبلیغ جاری رکھی۔ (عصر جدید ۱۸ - اگست ۱۹۲۹ء) بحوالہ ترغیب و ترحیب مترجم ج ۱ ص ۹۲)

اور آنحضرت ﷺ پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں کسی طرح کی تقسیم نہیں!

ما اتاکم الرسول فخذو ہ و ما نہا کم عنہ فانتھوا (الحشر۔ ۷)

رسول نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اسے پکڑ لو اور جس سے اس نے روکا ہے اس سے رک جاؤ۔

اور دوسری جگہ صاف اعلان فرمایا ہے کہ بندوں کے کسی معاملہ میں اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دیں تو پھر بندوں کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

وما کان لمؤمن ولا مومنتہ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلا" مبینا (الاحزاب - ۵)

اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول ان کے کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں۔ تو اس میں اس کو چوں و چرا باقی رہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلی گمراہی میں ہے۔

امر میں آپ کے تمام احکام داخل ہیں جس کی وضاحت حدیث نے کی۔ **ما نھیتکم عنہ فلجتبنو ہ وما امر تکم بہ فافعلوہ** (مسلم)

میں تمہیں جس چیز سے منع کروں اس سے بچو اور جس چیز کا حکم دوں اس کو اختیار کرو۔ اور جو لوگ رسول کی اطاعت سے روگردانی کریں انہیں ان الفاظ میں (مسلم)

گئی ہے۔

فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم (النور-۶۳)

پس ڈرنا چاہیے ان لوگوں کو جو پیغمبر کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اس بات سے کہ وہ آزمائش اور فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں یا ان کو دردناک عذاب آپکڑے۔

ان تمام آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سارے اقوال و اعمال مسلمانوں کے لئے واجب العمل ہیں۔ جس طرح قرآن مجید کے اوامر و نواہی کا ماننا انکے لئے ضروری ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے اوامر و نواہی کا ماننا بھی ضروری ہے۔ اسی کا نام حدیث و سنت ہے قول رسول کا نام حدیث ہے اور عمل متواتر کا نام سنت اور قرآن مجید کے بعد اسی حدیث و سنت کا درجہ ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے

تركت فيكم الثقلين كتاب الله و سنتي۔

میں نے تمہارے لئے دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں کتاب اللہ اور سنت۔

اسی طرح اپنی سنت کے ساتھ خلفائے راشدین کی سنت پر بھی عمل کا حکم دیا ہے۔

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين

میری سنت پر بھی عمل کرنا تمہارے لئے ضروری ہے اور خلفائے راشدین کی سنت پر بھی عمل کرنا ضروری ہے۔ اور یہ ارشاد اس لئے فرمایا کہ ان کی زندگی اتباع سنت کا نمونہ تھی۔

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی مرحوم سابق ایڈیٹر ماہنامہ معارف اعظم گڑھ لکھتے ہیں کہ

درحقیقت اسلام کی پوری عمارت قرآن مجید اور احادیث نبوی پر قائم ہے۔ حدیث کلام مجید کی تفسیر بھی ہے اس کے اجمال کی تفصیل بھی اس کے کلی احکام سے جزئیات کی

تفریع بھی اور اسلام کے قرن اول کی تاریخ بھی۔ اس کے بغیر اسلام کی تعلیم اور اس کی ابتدائی تاریخ کے بہت سے اوراق سادہ رہ جاتے ہیں اسلام کے ارکان اربعہ نماز' روزہ' حج اور زکاۃ کے تفصیلی احکام بھی نہیں معلوم ہو سکتے ہیں اور نہ ان کو حدیث کے بغیر ادا کیا جا سکتا ہے۔ ان کے صرف کلی احکام قرآن مجید میں ہیں۔ جبکہ تفصیل حدیث و سنت سے معلوم ہوتی ہے یہی حال اکثر اوامر و نواہی اور حلال و حرام کا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت' اسلام کا ظہور' اس کی تبلیغ' اس راہ کی صعوبتیں' غزوات اسلام کا غلبہ و اقتدار' حکومت الہیہ کا قیام اس کا نظام' رسول ﷺ کی حیات طیبہ اور آپ کی سیرت معلوم کرنے کا ذریعہ صرف اور صرف حدیث ہے اگر اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو اسلام کی بہت سی تعلیمات اور تاریخ اسلام کے بہت سے گوشے مخفی رہ جائیں گے۔ اس لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اسلام اور اسلامی تاریخ کا بڑا قیمتی سرمایہ ہیں اور اس پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ (تذکرۃ الحدیث ج ۱- ص ۶-۷)

رسول کا مقام (معاذ اللہ) صرف ایک پوسٹ مین کا نہیں ہوتا کہ خط پہنچانے کے بعد اس کا اور خط پانے والے کا کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ بلکہ وہ ہر طرح مقتدا نمونہ اور ایمانی زندگی کا اعلی معیار ہوتا ہے اور جس طرح نظریہ (تھیوری) کے ساتھ عملی نمونہ ضروری ہوتا ہے اور وہ نمونہ بھی اس تھیوری ہی کے مقاصد کی تکمیل سمجھا جاتا ہے اسی طرح قرآنی ہدایات کے ساتھ رسول ایک نمونہ اور مثال بن کر آتا ہے۔

قرآن مجید باوجود اپنی جامعیت اور جملہ ضروریات پر حاوی ہونے کے چونکہ زیادہ تر ایمان و عقائد اور اصول دین بیان کرتا ہے۔ اس لئے اس کی حیثیت ایک بنیادی قانون اور دستور آساسی کی ہے۔ اب اسے تفصیلی شکل دینا اور اس کی دفعات کی وضاحت کرنا یہ دراصل حدیث کا کام ہے اور یہ کام بھی رسول اللہ ﷺ کے سپرد خود اللہ تعالی نے کیا ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم (النحل- ۴۴)

اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے تاکہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ہیں آپ انہیں وہ مضامین خوب سمجھا دیں۔

اور آپ جو تبیین و تشریح کرتے تھے۔ اپنی طرف سے نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اللہ تعالٰی نے جو ودیعت آپ کو کی اس کی تشریح فرماتے تھے اور امام مکحول کا یہ قول۔

کتاب اللہ سنت کی اس سے کہیں زیادہ محتاج ہے جتنی کہ سنت کتاب اللہ کی محتاج ہے۔ (جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۹)

اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حدیث کے بغیر قرآن مجید کا سمجھنا مشکل ہے اور ایمان کی تکمیل بھی نہیں ہو سکتی۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفٰی بہ جاں مسلم داشتن

بقیہ : ربیع بن خُثیمؒ

"اذارا تھم من مکان بعید سمعوا لھا تغیظا وزفیرا واذا القوا منھا مکانا ضیقا مقرنین دعوا ھنالک ثبورا" (الفرقان:۱۳)

جب وہ جہنم انہیں دور سے دیکھے گی تو وہ اس کی غضبنا کی اور شور کو سنیں گے اور جب انہیں جکڑ کر اس کے تنگ مقام میں ڈالا جائے گا۔ تو وہاں وہ ہلاکت کو پکاریں گے۔" پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ہم ان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ان کے ساتھ رہے یہاں تک کہ بے ہوشی سے انہیں افاقہ ہو گیا اور ہم انہیں ان کے گھر لے آئے۔ اس کے بعد ربیع بن خثیم پوری زندگی موت کا انتظار اور اس کے لئے تیاری کرتے رہے۔ پھر جب ان کی موت کا وقت آیا تو ان کی بیٹی رونے لگی حضرت ربیع نے فرمایا۔ "اے میری پیاری بیٹی ! تجھے کونسی چیز رلا رہی ہے حالانکہ تیرا باپ بھلائی اور بہترین حالت سے بہرہ ور ہونے والا ہے" یہ کہنے کے بعد اپنی روح کو اس کے پیدا کرنے والے کے سپرد کر دیا۔